

(1. محسن انسانیت)

مضمون کے اہم نکات

(ابتدائیہ)

بنیادی انسانی ضروریات
انبیاء کی تعداد اور مشن
وجہ وجود کائنات
انبیاء کی بعیثت
خاتم النبیین کی بعیثت

(نفس مضمون)

عرب کا دور جاہلیت
والدین
پرورش
لڑکپن کی عادات
بحیثیت تاجر عملی زندگی کا آغاز
عقد مبارک
پہلی وحی کا نزول
اہل عرب کا فوری رد عمل
شرک اور بت پرستی کی مذمت
دنیا اور آخرت کے لئے عملی مثال
بھائی چارہ کی ترغیب
کفار مکہ کی شدید ترین مخالفت
ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ
دنیا کے لئے عملی مثال
فتح مکہ اور کفار سے سلوک
مشن کی تکمیل
ولادت باسعادت
ابتدائی ماحول
در یتیم
عرب کے رسم و رواج سے متفر
ایمانداری اور قابلیت کا شہرہ
غار حرا میں عبادت
اعلان نبوت
توحید کی تعلیم
انسانی حقوق کا درس
تقویٰ کا درس
مثالی عدل و انصاف
کفار سے جنگیں
مدینہ میں اسلامی فلاحی ریاست کا قیام
رحمت اللعالمین
خطبہ حجۃ الوداع
عرب معاشرے میں انقلاب

(نثری حوالہ جات)

اللہ اور رسول کی زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ (القرآن)

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ (القرآن)

اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی (القرآن)

اگر تمہیں خدا کی محبت کا دعویٰ ہے تو آؤ میری پیروی کرو " اللہ تم سے محبت کرے گا (القرآن)

تم لوگ پتنگوں کی طرح آگ کی طرف لپکتے ہو مگر میں تمہیں پکڑ پکڑ کر اس سے ہٹاتا ہوں۔
(حدیث)

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر (شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

شعری حوالہ جات:

| | |
|---|---|
| انہیں خیرالبشر "خیرالوری کہیے" بجا کہیے | ہوئی تکمیل جن کی ذات پر "ہر خیر و برکت کی |
| ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہی تو ہو | دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو |
| مرادیں غریبوں کی ہر لانے والا | وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا |
| صحن عرب سے تا بہ عجم خوان مصطفیٰ | پھیلا ہوا ہے اسود و احمر کے واسطے |
| پہرنے لگے سب آنکھوں میں احسان مصطفیٰ | لطف خدائے پاک کی تصویر کھینچ گئی |
| محمد کے "غلاموں کے" غلاموں کا "غلام آیا | جو پہنچا حشر میں ثاقب" فرشتے سب پکار اٹھے |
| اسی میں ہو اگر خامی تو ایمان نامکمل ہے | محمد کی محبت "دین حق کی شرط اول ہے |

وجود ہستی موجود جب تک

آپ خیرالبشر ہیں تب تک

حکم ربی یہ پہنچا سب تک

و ر فعنا لک زکریٰ

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا ' لوح قلم تیرے ہیں

تو مقصد تخلیق ہے ' تو حاصل ایمان

جو تجھ سے گریزاں ' وہ خدا سے بے گریزاں

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا

سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمہی تو ہو

کردار کا یہ حال صداقت ہی صداقت

اخلاق کا یہ رنگ کہ قرآن ہی قرآن

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے

اے تاجدارِ یثرب و بطحا تمہی تو ہو

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر

وہی قرآن ' وہی فرقان ' وہی یاسین ' وہی طہ

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے

دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہبان

بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

خدا کا ذکر کرے ' ذکر مصطفیٰ نہ کرے

ہمارے منہ میں ہو ایسی زبان ' خدا نہ کرے

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ

نہ کسی کی بزم خیال میں ' نہ دکان آئینہ ساز میں

اس کی امت ہوں میں ' میرے رہیں کیوں کام بند

واسطے جس شہ کے ' غالب ' گنبدِ بے در کھلا

سلام اس پر کہ جس نے چاند کو دو ٹکڑے فرمایا

سلام اس پر کہ جس کے جسم اطہر کا نہ تھا سایہ

=====